نقد و تبصرہ

چشتی تعلیمات

ڈاکٹر نثار احمد فاروقی

شائع کردہ اسلام اینڈ دی ماڈرن ایج سوسائٹی

جامعہ نگر۔ نئی دلی ۲۵

صفحات ۸۸ قیمت نو روپے پچاس پیسے

ڈاکٹر نثار احمد فاروقی دہلی یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر ہیں اور اپنے علمی ذوق اور تصنیف و تالیف کے مشاغل میں انہماک کی وجہ سے ممتاز ہیں۔ فکر و نظر کے قارئین ان کے نام سے ناآشنا نہیں۔ زیرِ نظر کتاب "چشتی تعلیمات" ڈاکٹر فاروقی کے اس مقالے کی مطبوعہ شکل ہے جو چند سال قبل خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ واقع اجمیر میں منعقدہ آل انڈیا سیمینار میں پڑھا گیا تھا۔ چشتی سلسلہ تصوف کے افکار و خیالات سلسلے کے بزرگوں کے ملفوظات تذکروں اور تاریخوں میں بکھرے ہوئے تھے۔ فاروقی صاحب نے انہیں یکجا کر کے ایک مقالے میں اس طرح سمو دیا ہے کہ ہر شخص ایک نظر میں ان کا احاطہ کر کے آسانی سے استفادہ کر سکتا ہے۔ فاروقی صاحب نے چشتی سلسلے کی تعلیمات کو ایک جگہ جمع ہی نہیں کیا ہے بلکہ ان کے ساتھ ایسی بحثیں بھی شامل کر دی ہیں کہ نہ صرف ان کی افادیت بڑھ جاتی ہے بلکہ عصر حاضر میں ان تعلیمات کی معنویت بھی واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے فاروقی صاحب چشتی افکار کا علم ہی نہیں ایک حد تک ذوق بھی رکھتے ہیں۔ اس سلسلے سے ان کا تعلق محض عقیدت و ارادت کا نہیں بلکہ خاندان اور نسب کا بھی ہے۔ کتاب کے مقدمہ نگار خواجہ حسن ثانی نظامی لکھتے ہیں "موصوف

بابا فریدالدین مسعود گنج شکر کی اولاد میں سے ہیں اور چشتیہ صابریہ سلسلے کے مشہور بزرگ حضرت شاہ سلیمان احمد امروہوی کے نواسے ہی نہیں ان سے فیض یافتہ بھی ہیں۔ اس لئے بجا طور پر انہیں یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ چشتی تعلیمات کی معنویت کو عہد حاضر کے پس منظر میں سمجھیں اور سمجھائیں۔ خود تصوف کے متعلق فاروقی صاحب کا رویہ اور مطمح نظر ایک صحیح الخیال مسلمان کا ہے۔ وہ تصوف کے مختلف تصورات کے لئے اصل کسوٹی اور معیار کتاب و سنت کو سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک کتاب و سنت سے ہٹ کر تصوف کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ فاروقی صاحب کی بحث اور گفتگو میں بڑا اعتدال اور توازن ہے۔ جہاں ضرورت محسوس ہوئی انہوں نے جرح بھی کی ہے اور ان مشاغل کو ہدف تنقید بنایا ہے جن کا تصوف سے کوئی تعلق نہیں اور ہوا و ہوس کے دلدادہ نام نہاد صوفیوں نے انہیں زبردستی تصوف میں داخل کر دیا ہے۔

(شرف الدین اصلاحی)